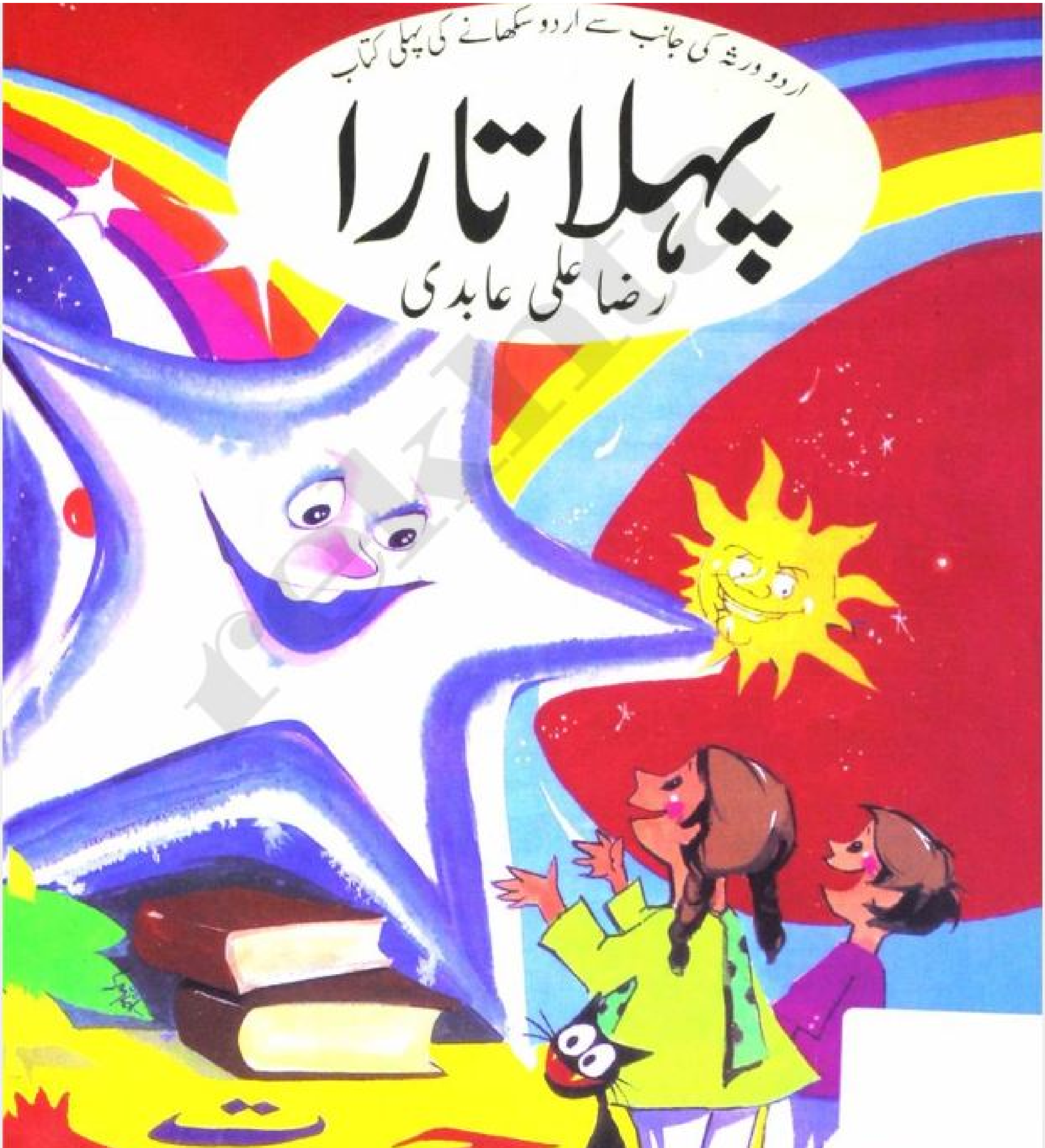

اردو ورشہ کی جانب سے اردو سکھانے کی پہلی کتاب
پہلا تارا
رضا علی عابدی
اردو ورشہ۔ لندن
سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور

آ اب آ

آ بابا

بابا آ

بابا اب آ



آج آ

بابا آج آ

جا بابا جا

باجا آجا

باجا بج

اب باجا بجا

جب باجا بجا



دا دا

دا دا آجا

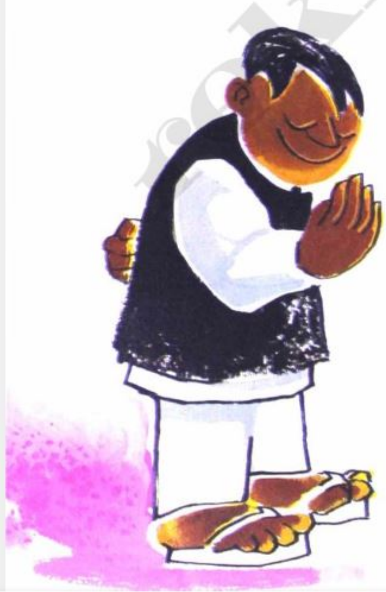
دب جا

باجا داب

جب دبا

آب آبا آباد

آد آدا آداب



دا را

بار بار آ

راج دا دا

بابا راجا

در بار جا

دا را بار بار جا

را جا بابر



باک کار

کار کاج

رب کا راج

کب جا

کر جا

جاکر آ

راجا کا دربار



آگ

جاگ راگ جگ

بابا جاگا

راگ گا جا

دارا راگ بجا

جاگ جگا

رب جگ کا راجا



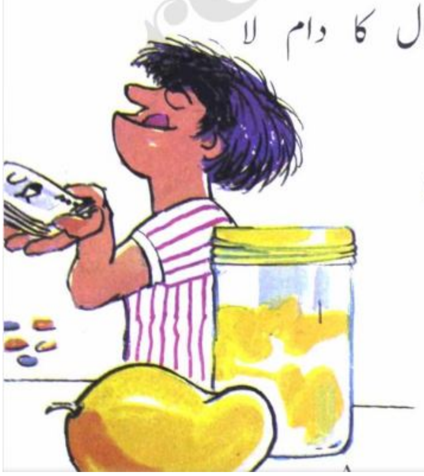
جال



گال بال بادل
لا لال لاد
جالا بالا کالا
لگ جا بالک کا باجا
لا آگ جلا جال لگا
کالا بادل کل آجا
دال گلا جا

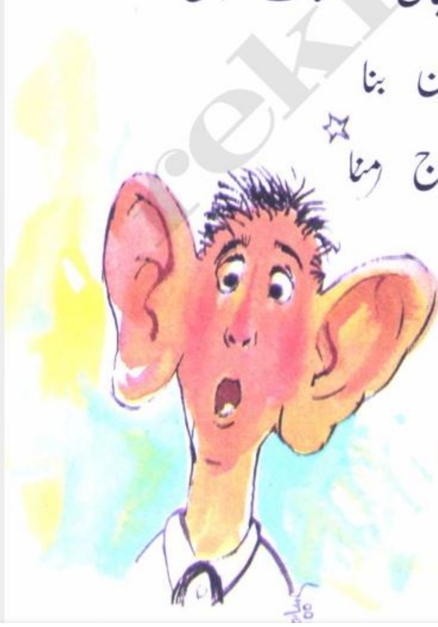
آم

دا دا کا آم
آم کا دام
جم جا جام جم جا
کم کام لا مال کا دام لا
دا را کا مگ
جام جما دام کما



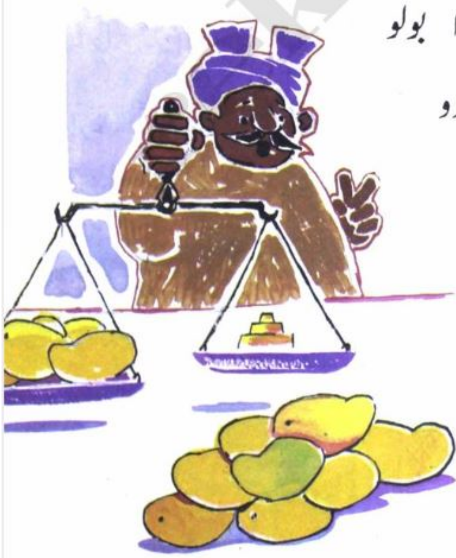
کان

مان جا جان جا دان لا
نا جا نام جان ناک کان
راجا بن رن بنا
بارا من آج منا
دادا کا نگ
رانا کا نل
راجا کا دربان



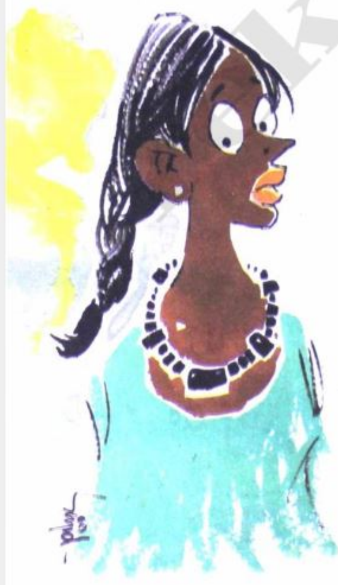
آم والا

دو آم دو دارا نا رو
راجا نا رونا ناگ نا مارو
بابا بول دادا بولو
راجا کو جال دو
بانو کو لانا
آم والا بولا
آم لو آم



بانو کا ہار

مونا کا کالا ہار
ہم کو دال دو
واہ آج گانا ہوگا
مان جا بہل جا
اب ہار مان لو
دارا کو نہلا دو
جو ہو کہو کان کا آلہ



دادی

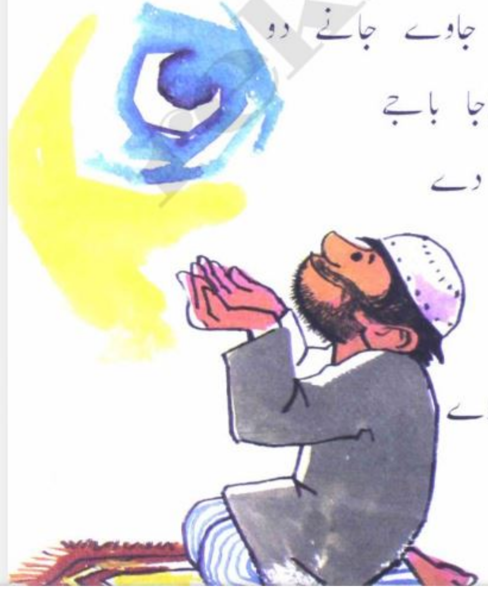
راوی جانا
باری باری جانا
باجی کو نگ دو
مونا کو دال دی
بی بی کب جاگی
راجا کی رانی
دادی کان کی بالی
رانا کو کالی گولی دی



rekhta

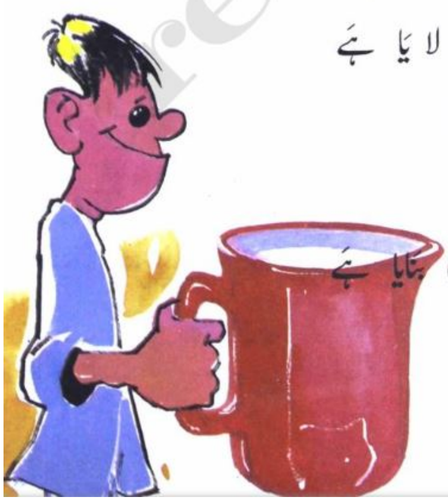
آم دے

رانا کو مال دے
جا رے جا
دارا بولا جو جاوے جانے دو
دادا جاگے باجا باجے
آم والے آم دے
دو بجے
دریا کے اندر
یارب کام بنا دے



جگ

رَاجَا کا دَر بار
دَارَا کو جَگ دو
کَون آیا جَون لا یَا
مونَا کو کَون لا یَا ہے
بَا بَا اَور دَا دَا
بَیل کا دَانَا
جَیک نے رَن بنایا ہے
تاگا مَیلا ہے



جَیک اور جِل

دِن کے دِن بِل دے دو
یہ کِن کی جالی ہے
مَاجِد کو نِب دے دینا
دو مِیل جانا ہے
دُور تک بِیج بو دو
نِیلا تاگا گِیلا ہوگا
یہ جَیک ہے اور یہ جِل



گُل بانو

اُن کو آنے دو
بال اُگ جانے دو
بابا کے جال بُن جا
دُور دُور جانا
نُور کو جگا دو
گُل بانو کو بُلا دو



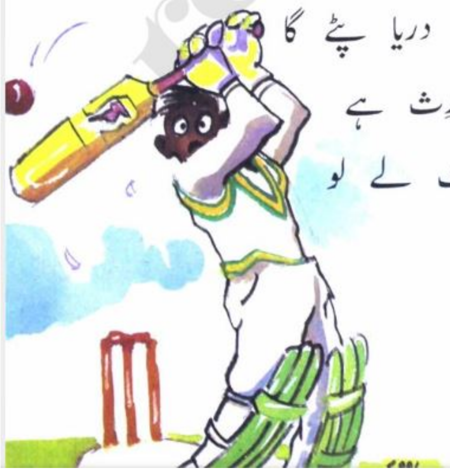
آپ کی بات

پُل پر جا   آر پار جا
آپ کے پیر کی ناپ کیا ہے
پانی پی لو   آپا کو پین دے دو
رات ہے تارا ہے
دال تولو بے بی مَت رو
وُہ گاتے گاتے رُک جاتی ہے
تاج کا پتا بتا دو
رات بادل آیا



وارِث تاگا کاٹ

ٹاٹ پر نہ جانا
پانی ٹپ ٹپ گِرتا ہے
جال کاٹو   دُریا پاٹو
جال کٹے گا   دریا پٹے گا
وہ تاج کا وارِث ہے
ثَر وَت کَر وَٹ لے لو
ثانی کی ٹِیم
کرکٹ کا بیٹ



حارِث کی چادر



مَت کُودو   موچ آجاتی ہے
کالی چادر پر بچ کر چلنا
آم کا اچار بچا لو
حارِث کا حال بتانا
وارِث کو دَوا چَین دے گی
اِس کا حل کیا ہے
راجا کا مَحل بَن جاتا
حلوے کی بحث نہ کرو

ماہ رُخ

خالا کی بیٹی کا نام ماہ رُخ ہے
خُود خالا کا نام گُل رُخ ہے
خالی نہ رہو   چَرخا کاتو
بابا کی خَیر   اُن کو بُخار ہے
پَٹاخَا چلا   خول رہ گیا
بابر کی چرخی
کوکب کا تاگا



ڈالی ذاکِر

ڈول ڈالو بےبی پر لاڈ آیا
راوی روڈ کون چلے گا
انڈا تلا ریڈیو بولا
ذات پات بُری بات ہے
ذکی نے ریڈیو کا بِل دے دیا
ذاکِر انڈا لایا ذَکیہ نے تلا
وہ اپنا ذاتی بِل
خود ادا کرے گا



جاڑا زارا

آپا نے آڑا کپڑا کاٹا
آج بڑا جاڑا ہے
لڑکے نے پیڑ کی جڑ کاٹ دی
چِڑیا پہاڑ پر رہتی ہے
بےبی زارا کا ٹےلی وِژن
ثانی زور زور سے گا
دو گز کا تار بڑا مزا آیا
اُس نے اولے کو ژالہ کہا
ٹیلی وِژن پر اژدہا آیا



دس تاش

دس بکرے لا ثانی ساز بجا
مونا بس سے آنا سب سچ بتا
حلوا کِسے مِلا جسے مِلا سب کو دے
شاباش اب شربت پی لو
ذرا آشا کی بڑی شال دے دو
باون تاش میز پر ڈالو
شاہ گل پشاور چلا گیا



حوض خاص

آج خاص چاول پکانا۔
صاف چادر صَمد کو دو۔
ضِد مت کرو۔
راجا صاحِب کا حوض صاف ہے۔
ضرور آنا صمد کو لانا۔
رانی کی صحت خراب ہے۔



ظاہر کا خط

ڈاکیا ظاہر کا خط لایا۔
ساری طاہر کی خطا ہے۔
بی بی کو کون نظر آیا۔
طوطا اُڑ کر شاخ پر چلا گیا۔
مِض اور بُوط کو مِلایا
تو مضبوط بنا۔



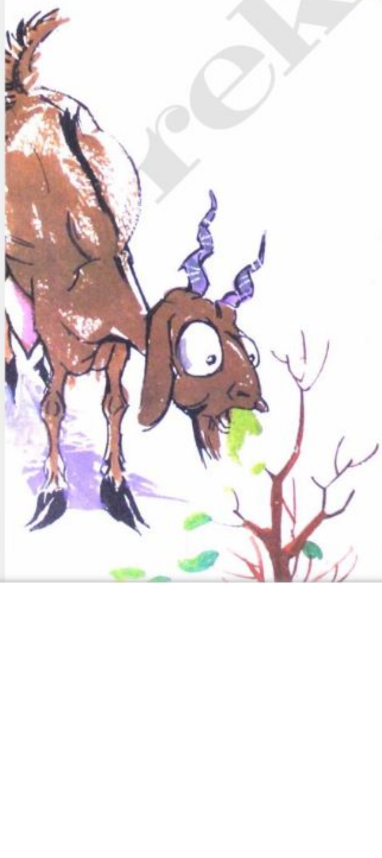
عالی کا باغ

عابد نے دروازہ توڑ دیا۔
باغ کون کون چلے گا۔
غالِب کا مکان خالی ہے۔
آغا کی لڑکی کا نام شمع ہے۔
عدالت کا کیا مطلب ہے؟
توتا غَلط ہے یا طوطا؟
عورت کو پہلا اِنعام مَلا۔



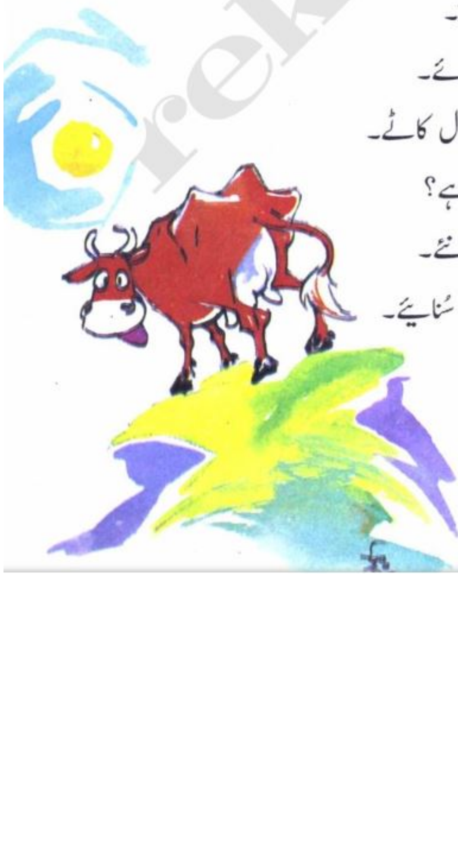
فاروق

عابِد دَف بجاتا ہے۔
ظاہر طاہِر کو دِق کرتا ہے۔
فاروق کا قد آغا سے کم ہے۔
شمع قابِل لڑکی ہے۔
یہ فاضِل کا حَق ہے۔
تُم نے چِڑیا کو ناحق مارا ۔
بکری نے پیڑ کا صفایا کردیا۔



گائے

گائے چلی گئی   واپس آ جائے گی۔
رات ہوئی تو کئی سِتارے نظر آئے۔
نئی موٹر لے کر آؤ۔
شیطان سے خُدا بچائے۔
نائی نے عابِد کے بال کاٹے۔
آپ کی کیا رائے ہے؟
اب چلئے   آپ جانئے۔
تصویر بنایئے   کہانی سُنایئے۔



پھول

جھولا ڈھول

پھول لے آؤ رات بھر ڈھول بجا

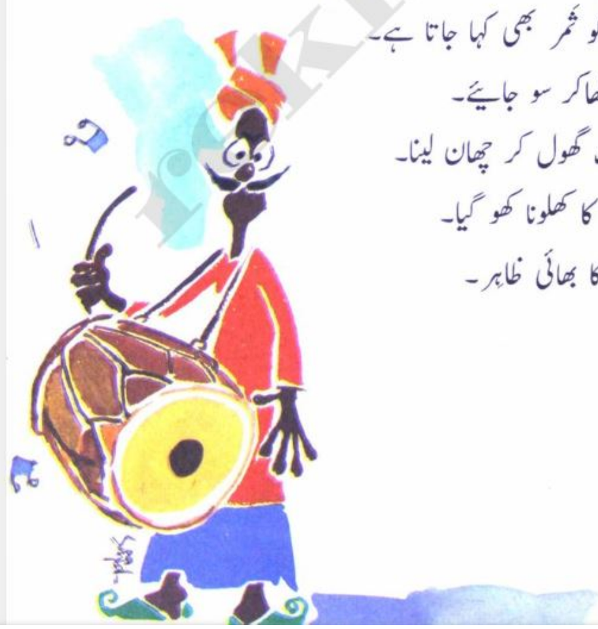
پھل کو ثمر بھی کہا جاتا ہے۔

کھانا کھا کر سو جایئے۔

شربت گھول کر چھان لینا۔

بے بی کا کھلونا کھو گیا۔

طاہر کا بھائی ظاہر۔



بِلّی

ابّا کوّا گنّا بِلّی

ابّا نے کوّے کو روٹی دی۔

وہ کچّی روٹی لے گیا۔

امّی نے گنّا کاٹ کر دیا تھا۔

بلّی کو دیکھ کر چوہے بھاگے۔

کُتّے کو دیکھ کر بلّی ڈر گئی۔

زارا یونُس رانا مونا۔

سب مِل کر دِلّی گئے۔

بے بی کو بطخ اچھی لگتی ہے۔





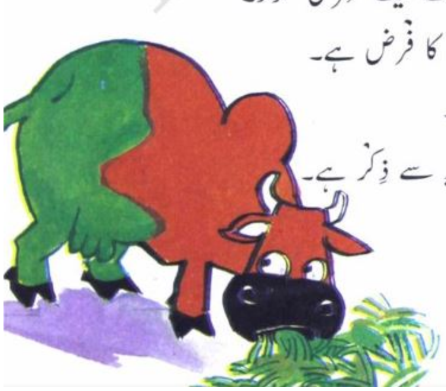
رنگ



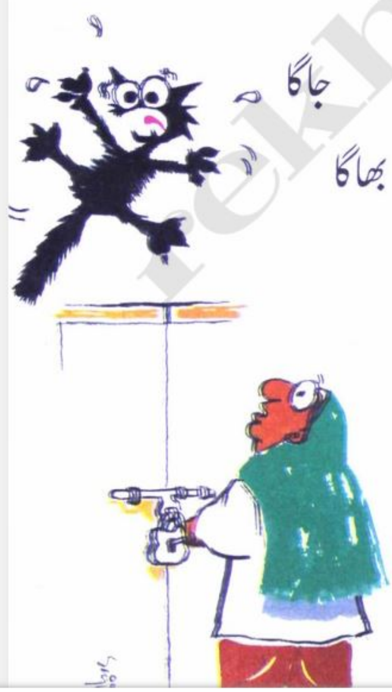
لڑکی نے ہاں کہہ دی۔
لڑکے کی ماں کو جلدی ہے۔
وہ کہاں گیا؟ میں یہاں ہوں۔
بانس کا رنگ ہرا ہے۔
یہ جانور کا دانت ہے۔
تارا سے مانگ لو۔
میں سانپ سے ڈرتا ہوں۔
وہ ہم سے تنگ ہیں۔
پیر اور منگل کے دِن۔

برف

رب کا شکر ادا کر بھائی۔
گائے سبز گھاس کھاتی ہے۔
مگر اُس کا رنگ زرد ہے۔
رات سے برف گر رہی ہے۔
وقت کم ہے۔ اب جلد آؤ۔
موسم سرد ہے، صرف ایک کھڑکی کھولو۔
علم حاصل کرنا سب کا فرض ہے۔
سارے لفظ یاد کیجیے۔
اماں کو فکر ہے، دیر سے ذکر ہے۔



دور سے آئیں خالا
کھولا گھر کا تالا
موٹا بِلّا جاگا
ڈر کے مارے بھاگا

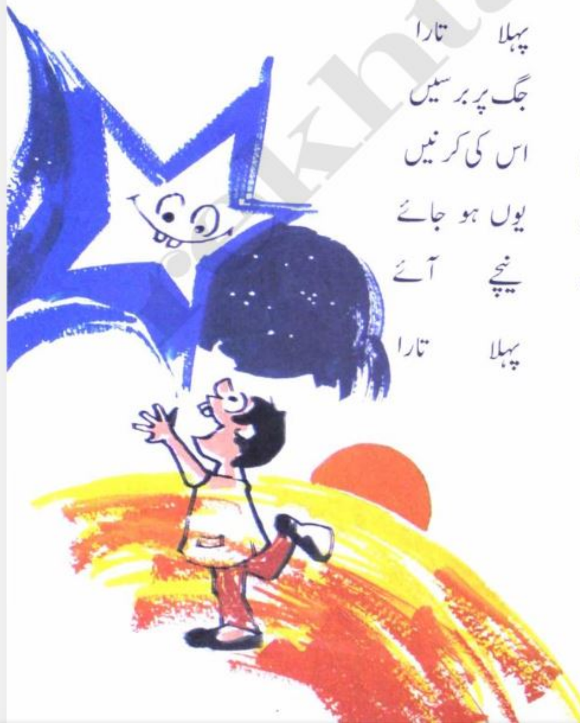


رانی گئی بازار
ٹوٹا اُس کا ہار
موتی بِکھرے سب
ٹپ ٹپ ٹپ ٹپ ٹپ



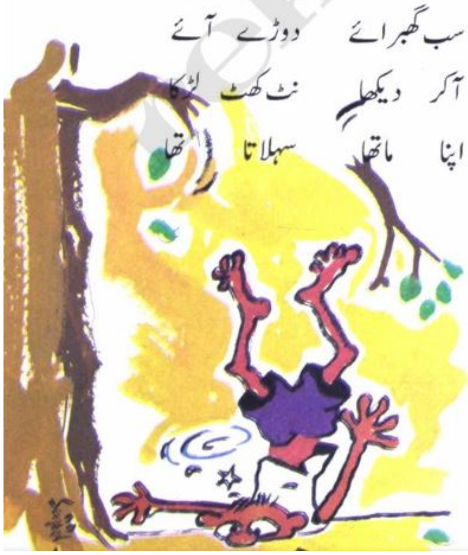
پہلا تارا

سورج ڈوبا کیسا چمکا
آسمان پر پہلا تارا
شام ڈھلے تو جگ پر برسیں
چاندی جیسی اس کی کرنیں
دل یہ چاہے یوں ہو جائے
ہم سے کھیلنے نیچے آئے
سب کا پیارا پہلا تارا



نٹ کھٹ لڑکا

نٹ کھٹ لڑکا پیڑ پہ لٹکا
ڈالی ٹوٹی ہاتھ سے چھوٹی
ہوا تڑاخا چلا پٹاخا
سب گھبرائے دوڑے آئے
آکر دیکھا نٹ کھٹ لڑکا
اپنا ماتھا سہلاتا تھا



نادِر کا گھوڑا



نادر کا گھوڑا   میلا بہت تھا
اک دن وہ نکلا   سرپٹ جو دوڑا

میرا گھوڑا

میرا گھوڑا   بیکار سا ہے
چلتا ہی نہیں   نہ دوڑتا ہے
بس ایک جگہ   رہتا ہے کھڑا
اڑیل ہے بہت   ضدّی ہے بڑا
نہ کھاتا ہے   نہ پیتا ہے
کیا جانوں کیسے   جیتا ہے
امّی   ناراض نہ ہو
لکڑی   یہ مت بھولو



ماری چھلانگیں پھینکی جو ٹانگیں
گملوں کو پھوڑا پھولوں کو توڑا
مُرغی کے چوزے گھبرا کے بھاگے
نادِر کی بچّی زوروں سے چیخی
دادا پکارے اللہ بچائے
نادر کا گھوڑا پُل پر سے کودا
دریا میں گِر کر نکلا نہا کر
اب تو وہ گھوڑا اُجلا بہت تھا



گر ایسا ہو جائے

چڑیا چرخا کاتے
چوہا موتی ٹانکے
بلّی بین بجائے
کوّا گانا گائے
مُرغی لکھے گیت
ہو کچھوے کی جیت
تتلی پڑھے کتاب
مچھلی کھائے کباب
کُتّا بولے میاؤں
میں چوہوں کو کھاؤں



شیر کبھی شرمائے
مکھّی روز نہائے
اِملا لکھے بندر
پڑھنے جائے کبوتر
گر ایسا ہو جائے
بڑا مزا پھر آئے





امّی کا پیار



اک رات ہم کو امّی
قصّے سُنا رہی تھیں
اک بادشاہ تھا اُن میں
اور ایک شاہ زادی
قصّے بہت تھے لمبے
سب اونگھنے لگے تھے
مینا بھی سو گئی تھی
تارا بھی سو رہی تھی

چھوٹی سی میری بلّی
خرّاٹے لے رہی تھی
بس میں ہی آنکھیں پھاڑے
امّی کو تک رہا تھا
کیوں نیند اُڑ گئی ہے
حیران ہو رہا تھا
امّی نے جوں ہی جھک کے
ماتھے کو میرے چوما
میں جانتا ہوں اِتنا
پل بھر میں سو گیا تھا



خالد کی سال گرہ



سارا کمرا سجا ہوا تھا   بیچ میں تھا اک کیک دھرا
پورے گھر میں شور مچا تھا   خالد کی تھی سال گرہ

بجلی کی گڑیا



مریم نے اک دن ضد کر کے   بھیّا کے پیچھے پڑ پڑ کے
بجلی کی گڑیا منگوائی   جو خوب ہی شور مچاتی تھی

پہلا مہماں ساتھ میں لایا   غبارا اک گیس بھرا
دوسرے نے بھی آ کے تھمایا   غبارا اک گیس بھرا
تیسرے مہماں نے پکڑایا   غبارا اک گیس بھرا
چوتھا مہماں لے کر آیا   غبارا اک گیس بھرا
پانچویں نے بھی اُسے دیا تھا   غبارا اک گیس بھرا
خالد نے مُٹھی میں پکڑے   اتنے سارے غبارے
غباروں میں گیس بھری تھی   سب اوپر کو اُڑنے لگے
بے چارہ خالد بھی ان کے ساتھ ہوا میں اُڑنے لگا
نیچے سے مہماں چلّائے
کیک تو کاٹتے جاؤ ذرا



جب لیٹی ہو تو روتی تھی   گودی میں لو تو ہنستی تھی
جب روتی تھی تو رو رو کر   گھر بھر کو سر پہ اُٹھاتی تھی
جب ہنسنے پر آجاتی تھی   تو سارے گھر کو ستاتی تھی
امّی بولیں توبہ توبہ   ابّا نے کہا یہ شور ہے کیا
گڑیا پہ پڑا دورہ کیسا   اس کو چولہے میں جھونکو ذرا

مریم شرمندہ بے چاری
امّی کے کان میں یوں بولی
خود اپنے ہاتھ سے سی دیجئے
مُجھ کو اک گُڑیا کپڑے کی



پوچھوں گی تتلیوں سے



میں سوچتی ہوں اک دن
پوچھوں گی تتلیوں سے
رہتی ہو تم کہاں پر
گھر ہے کہاں تمہارا
کیا جنگلوں کے اندر
پھولوں کی ڈالیوں پر
یا بادلوں کے اوپر
رنگوں کی اُس دھنک پر

پوچھوں گی تتلیوں سے — کُچھ اَور بھی بتاؤ
لوری جو سُن کے سوئیں — مُجھ کو بھی تم سُناؤ
مُجھ کو بتاؤ تم کو — امّی نے جب جگایا
میری طرح تمہیں بھی — کیا چوم کر اُٹھایا
امّی نے کیا تمہاری — شبنم سے مُنہ دُھلایا
کپڑے تمہارے بدلے — کیا تُم کو بھی سنوارا
اُن کے گلے میں تم نے — کیا اپنی باہیں ڈالیں
تم کو بھی کیا انہوں نے — ڈھیروں دعائیں دی تھیں
رُخصت ہوئی تھیں تم بھی — میٹھا سا پیار کرکے
آنسو بھی آئے تھے کیا — امّی کو یاد کرکے
میں سوچتی ہوں اک دن — پوچھوں گی تتلیوں سے



ریل گاڑی



بچّوں کی ایک ٹولی
اپنے سفر پہ نکلی
ابّا نے سوٹ پہنا
بچّوں نے شیروانی
بجلی کی ریل گاڑی
تیار ہی کھڑی تھی
دیکھا جو سبز سگنل
اُس نے بجائی سیٹی
پہلے چلی وہ دھیرے
پھر خوب تیز دوڑی
رستے میں پُل جو آئے
اوپر سے اُن کے گُزری
پھر آئیں کُچھ سُرنگیں
پہیوں کی تال بدلی

اُردو کے سارے حرف

آ ا

ب پ ت ٹ ث

ج چ ح خ

د ڈ ذ ر ڑ ز ژ

س ش ص ض

ط ظ ع غ

ف ق ک گ

ل م ن و

ہ ء ی ے

–

ں (نون غنّہ)　　ھ (دو چشمی ہے)



پہلے ہوا اندھیرا
پھر روشنی میں نکلی
بچّے خوشی سے کودے
سب نے بجائی تالی
پھولوں کے باغ گزرے
گزرے پھلوں کی وادی
اور ساتھ ساتھ دوڑی
ہرنوں کی ایک ٹولی
ہونے لگی جو آخر
رفتار اُس کی دھیمی
بجلی کی ریل گاڑی
منزل پہ رُک گئی تھی
بچّوں نے اب لپک کر
کھڑکی جو اپنی کھولی
کیا دیکھتے ہیں لینے
آئی تھیں اُن کو امّی

'پہلا تارا' کی پہلی بات

جن دنوں میں یہ کتاب ترتیب دے رہا تھا، اردو کے ایک سرکردہ استاد سے میں نے اس کا ذکر کیا۔ کہنے لگے کہ بس یہ خیال رکھئے گا کہ ہر سال جماعت میں جو نئے بچے آتے ہیں وہ پچھلے سال کے بچوں سے زیادہ ذہین ہوتے ہیں۔

یہ کتاب اُن ہی بچّوں کے لئے ہے۔ یہ کتاب اُن بچّوں کے لئے ہے جو گھر میں جدید الیکٹرانک آلات والدین سے بہتر طور پر چلا لیتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب صرف بچّوں ہی کے لئے نہیں، ہر عمر کے طالب علموں کے لئے ہے۔ ظاہری طور پر اس میں نوعمر طالب علموں کی رغبت کا اہتمام کیا گیا ہے لیکن زیادہ عمر کے طالب علم اس سے یکساں استفادہ کر سکتے ہیں۔

اس سلسلے میں چند بنیادی باتیں ذہن میں رہیں تو اچھا ہے:

- یہ کتاب اُن طالب علموں کے لئے زیادہ کار آمد ہے کہ اردو زبان جن کے کانوں میں پڑتی رہتی ہے، لیکن جو اردو سے بالکل نابلد ہیں، اردو حروف، آوازیں اور بنیادی لفظ سیکھنے کے لئے اس کتاب کو بہت مفید پائیں گے۔
- ذہین طالب علم اسے خود بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن اچھا ہو کہ کوئی ان کی رہنمائی کرے
- روز ایک سبق پڑھائیے۔ کوشش کیجئے کہ بیچ میں وقفہ نہ آنے پائے۔ جو طالب علم تیزی سے سیکھنے لگیں انہیں ایک سے زیادہ سبق پڑھائے جا سکتے ہیں۔
- ایک سبق کئی کئی دن دُہرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اکثر لفظ آگے چل کر خود کو بار بار دُہراتے ہیں۔
- چونکہ یہ کتاب ہر عمر کے طالب علموں کے لئے لکھی گئی ہے اس لئے ہر سبق کی ابتدائی سطریں نوعمر طالب علموں کے خیال سے سادہ اور آسان رکھی گئی ہیں اور آخری سطریں قدرے پیچیدہ ہیں۔ شروع کی سطروں کی اچھی طرح پہچان ہو جائے، یہ ضروری ہے۔
- اس کتاب میں پُرانے قاعدوں کا روایتی انداز نہیں ہے۔ آج کے طالب علم کے لئے پہلے اب پ ت ٹ کا یاد کرنا ضروری نہیں۔ اُسے حرف نہ سکھایئے، لفظ سکھایئے۔ باقی سب کچھ وہ خود ہی سیکھ لے گا۔
- طالب علم کو ہجّوں میں نہ اُلجھایئے۔ مثال کے طور پر اُسے بتایئے کہ یہ بابا لکھا ہے۔ یہ اب ہے۔ یہ آج ہے اور یہ باجا لکھا ہے۔ اُسے حیرت انگیز طور پر یاد ہو جائے گا۔
- اگرچہ اس میں ذرا سی محنت ہے لیکن عبارت سکھانے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ لکھ کر سکھایا جائے۔ لفظ لکھتے جایئے اور اس کی آواز ادا کرتے جایئے۔ چند لفظ لکھئے، پھر طالب علم سے کہئے کہ اُس کے نیچے وہ بھی لکھے اور جو کچھ لکھتا جائے، بولتا بھی جائے۔ اس طرح طالب علم تمام حروف اور الفاظ بہت تیزی اور آسانی سے سیکھ لے گا۔
- ایک بات بہت ضروری ہے: طالب علم کو اردو الفاظ کے آس پاس وہی لفظ کسی دوسرے رسم الخط میں لکھنے کی اجازت نہ دیجئے۔ اردو کو صرف اردو ہی میں پڑھا جائے۔
- اس کتاب میں حروف کی روایتی ترتیب پر زور نہیں دیا گیا ہے۔ اس میں پہلے وہ بنیادی حرف سکھائے گئے ہیں جو اردو کے زیادہ تر لفظ بناتے ہیں۔ ابتدا میں یہ سارے کے سارے حرف الف کی مدد سے سکھائے گئے ہیں۔ زیر اور پیش کی تربیت بعد میں شروع کی گئی ہے۔ اردو میں و اور ے تین تین آوازیں نکالتے ہیں۔ اسے روزمرّہ کے زبر، زیر اور پیش کے ذریعے سہل بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔
- اردو میں اعراب لگانے کا رواج نہیں۔ پڑھنے والوں کو قیاس سے طے کرنا پڑتا ہے کہ میل، مِیل اور مَیل کو کہاں کیسے پڑھا جائے۔ اس کتاب میں کم سے کم اعراب لگا کر اس صورت حال کی تربیت بھی دی گئی ہے۔
- یہ استدلال قطعی ناقابل قبول ہے کہ اردو رسم الخط مشکل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر رسم الخط کی کچھ الجھنیں ہوتی ہیں اور جنہیں ان کی عادت ہو جائے انہیں وہ الجھنیں پھر الجھنیں نہیں لگتیں۔ قریب قریب ہر بڑی زبان میں دشواریاں ہیں۔ فرانسیسی میں پورا لفظ لکھتے ہیں لیکن پڑھتے آدھا ہیں۔ انگریزی کے بارے میں مشہور ہے کہ چ سات طرح سے اور ش نو طریقوں سے لکھتے ہیں۔ دنیا کے سب سے زیادہ باشندے چینی زبان لکھتے اور پڑھتے ہیں اور چینی میں حروف تہجی نہیں ہوتے بلکہ شکلیں ہوتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ چینی طالب علم کو یونی ورسٹی کی سطح تک پہنچتے پہنچتے چالیس ہزار شکلیں یاد کرنی پڑتی ہیں۔ اردو کو کسی معذرت کی ضرورت نہیں۔

- اس کتاب کے ۳۲ اسباق میں سارے حروف اور تمام آوازوں کی تربیت دینے کے فوراً بعد چھوٹی چھوٹی نظمیں شامل کی گئی ہیں۔ یہ بات طے ہے کہ منظوم عبارت کا روانی سے پڑھنا آسان ہوتا ہے اور اس سے طالب علم کی خود اعتمادی بڑھتی ہے۔ ان نظموں کے بعد نثر پڑھنے کا مرحلہ آئے گا۔

- پہلا تارا مکمل ہوتے ہی طالب علم کو آگے کی کتابیں پڑھایئے اور بیچ میں وقفہ نہ آنے دیجئے۔ اردو ورثہ نے جو کتابیں شائع کی ہیں وہ اس ترتیب سے پڑھائی جا سکتی ہیں:

- پہلی کرن
- اُلٹا گھوڑا
- مُن مُن
- چمپا
- میری امّی
- پیاری ماں
- ظالم بھیڑیا

کتابوں کی اشاعت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ مقصد یہ ہے کہ پڑھنے والوں کی دلچسپی برقرار رہے اور مطالعہ جاری رہے۔

رضا علی عابدی

لندن

جولائی ۱۹۹۸ء

یوں کیجئے

پڑھانے والوں کے لئے یہ کچھ مشورے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ ان پر حرف بہ حرف عمل کیا جائے۔ اصل فیصلہ طالب علم کے مزاج، عمر اور زبان سے شناسائی کے مطابق آپ کو خود کرنا ہوگا۔

صفحہ ۱ : اس سبق میں آ، الف اور بے سکھائے گئے ہیں۔ صفحے کی سرخی میں تین لفظ ہیں: آ اب آ۔ پہلا لفظ صرف یہ کہہ کر سکھایئے کہ یہ آ لکھا ہوا ہے۔ پھر دوسرے لفظ کے بارے میں اتنا بتانا کافی ہے کہ یہ اب لکھا ہوا ہے۔ آ اور اب پڑھانے کے بعد طالب علم سے کہئے کہ تیسرا لفظ ' آ ' وہ خود ادا کرے۔ اب یہی سطر بلیک بورڈ یا کاغذ پر لکھئے۔ لکھنے کے ساتھ ساتھ اونچی آواز سے پڑھتے جایئے۔ اب دوسری سطر پڑھایئے۔ پہلا لفظ 'آ' طالب علم خود ادا کرے گا۔ دوسرے لفظ کے لئے اسے صرف اتنا بتایئے کہ یہاں بابا لکھا ہوا ہے۔ اب طالب علم سے کہئے کہ وہ پوری سطر خود پڑھے۔

پھر پہلی سطر پر جایئے اور دوسری سطر دُہرایئے۔ اب طالب علم سے کہئے کہ تیسری سطر وہ خود ادا کرے۔ ضرورت ہو تو تھوڑی سے مدد کیجئے۔ اسی طرح چوتھی سطر پڑھوایئے۔ آخر میں یہ سطر بلند آواز کے ساتھ لکھئے اور طالب علم سے کہئے کہ آپ کے ساتھ وہ بھی پڑھے۔ اتنا ہو جائے کہ طالب علم پورا سبق خود پڑھنے لگے۔ بس یہ کافی ہے۔ زیادہ عمر کے طالب علم کے لئے دو لفظ خوش خط لکھئے اور پڑھوا کر اس کی ذہانت آزمایئے۔ وہ دو لفظ یہ ہیں:

آب باب

ابھی املا شروع نہ کیجئے۔ اس کا مرحلہ آگے آئے گا۔

صفحہ ۲: الف اور بے کے بعد یہاں جیم سکھایا گیا ہے۔ لفظ کے آخر میں آئے تو پورا ج بنتا ہے۔ لفظ کے شروع یا درمیان میں آئے تو جیم کا صرف سر بنتا ہے۔ پہلے اس صفحے کی سرخی پڑھایئے۔ اس میں پورا ج سکھایا گیا ہے۔ ہجے نہ کیجئے۔

طالب علم کو بتایئے کہ یہ لفظ 'آج' ہے۔ لفظ آ وہ پہلے سیکھ چکا ہے۔ اب پہلی سطر پڑھایئے۔ بلکہ کوشش کیجئے کہ طالب علم اسے آپ کی مدد کے بغیر پڑھ لے۔ اب دوسری سطر میں لفظ جا سکھایئے۔ سبق مکمل ہو جانے کے بعد بلند آواز کے ساتھ یہ سطر لکھئے اور طالب علم سے نقل کرایئے:

بابا آج باجا بجا

اس مرحلے پر املا نہ لکھوایئے۔

صفحہ ۳: الف اور جیم کے بعد اس سبق میں حرف دال سکھایا گیا ہے۔ ساری آوازیں زبر کی ہیں لیکن کہیں زبر لگایا نہیں گیا ہے۔ آخری دو سطروں میں نسبتاً بڑے لفظ مرحلہ وار سکھائے گئے ہیں۔ طالب علم آسانی سے پڑھ لے تو اچھا ہے۔ زیادہ عمر کے طالب علموں کو یہ دو لفظ خوش خط لکھ کر سکھایئے:

بد جد

صفحہ ۴: ہر صفحے کا نمبر اردو میں لکھا گیا ہے۔ طالب علم کو یہ ہندسے بھی پڑھاتے چلئے۔ صفحہ ۴ پر حرف رے سکھایا گیا ہے۔ ہجے نہ کرایئے۔ ہر لفظ الگ الگ سکھا کر پورے پورے جملے پڑھوایئے۔ حرف رے لفظ کے شروع میں ہو تو پورا اور الگ بنتا ہے لیکن درمیان یا آخر میں آئے تو پورا اور الگ بھی رہ سکتا ہے یا اپنے سے پہلے والے حرف سے جڑ بھی سکتا ہے۔ آخری سطر میں اس کی مثال ہے۔ خود لکھ کر طالب علم سے کہئے کہ نقل کرے:

دربار بابر

صفحہ ۵: یہاں حرف کاف سکھایا گیا ہے۔ پوری شکل میں اور آدھی شکل میں بھی۔ لیکن طالب علم کو یہ باریکیاں بتانے کی ضرورت نہیں۔ ہجے نہ کیجئے۔ ہر لفظ الگ الگ پڑھایئے اور طالب علم سے کہئے کہ وہ پورا جملہ پڑھے۔ یہ لفظ لکھوایئے:

راک جاک کاج کر

صفحہ ٦: اس صفحے پر حرف گ کی تربیت کی گئی ہے۔ گ کی جتنی شکلیں ممکن ہو سکتی ہیں یہاں پر سب آ گئی ہیں۔ طالب علم سے سرخی پڑھوایئے۔ پھر پہلی سطر کے تینوں لفظ سکھایئے۔ یہاں تک وہ پورا گ سیکھ چکا ہے۔ دوسری سطر کے لفظ جاگا میں وہ آدھا گ سیکھے گا۔ سبق کے باقی تمام الفاظ میں اُسے سہارا دیتے چلئے۔ آخری دو سطریں زیادہ عمر کے طالب علموں کے لئے ہیں۔ اس سبق کے بعد املا لکھوایئے:

آ بابا دادا آجا

یہ پہلا املا ہے۔ تھوڑی سی مدد جائز ہے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل سطر لکھئے اور ساتھ ساتھ بلند آواز سے پڑھتے جایئے۔ پھر طالب علم سے اپنی لکھی ہوئی سطر کی نقل کرایئے اور کہئے کہ وہ ساتھ ساتھ پڑھتا جائے:

راجا راگ گا جا

چھ سبق مکمل ہوئے اور طالب علم نے آٹھ حرف سیکھ لئے۔

صفحہ ۷: سات کا ہندسہ سکھایئے اور پھر حرف لام کی تربیت کیجئے۔ مکمل لام اور لفظ لا کا شعور پیدا ہو جائے تو طالب علم زیادہ تر لفظ خود پڑھنے لگے گا۔ یہ سطر لکھئے اور ساتھ ساتھ پڑھ کر سنایئے:

جال لگا دال گلا

اس کی نقل کرانا ضروری نہیں البتہ یہ املا لکھوایئے:

بادل آ باجا لا

صفحہ ۸: یہاں حرف میم کی تربیت ہے۔ پہلی دو سطریں آسان ہیں۔ اس کے بعد میم دوسرے حروف سے جڑتا ہے مگر طالب علم کو یہ سمجھانا ضروری نہیں۔ ہر لفظ الگ الگ سکھایئے اور پھر پورا جملہ پڑھوایئے۔ یہ سطر لکھ کر اور پڑھ کر سنایئے:

جام جم جا مال لا

طالب علم سے کہئے کہ وہ آپ کی یہ سطر نقل کرے۔ بعد میں اسی سطر کا املا لکھوایئے۔

صفحہ ۹: یہاں نون کی تربیت ہے۔ ہر لفظ الگ الگ پڑھا کر پورا جملہ بنوائیے۔ طالب علم سے کہئے کہ وہ تیسری سطر: راجابن رن بنا، کتاب سے نقل کرے۔

صفحہ ۱۰: اس سبق میں واؤ سکھایا گیا ہے۔ اردو میں واؤ کی تین آوازیں ہوتی ہیں۔ واؤ معروف مثلاً فاروق۔ واؤ ماقبل مفتوح مثلاً کون، اور واؤ مجہول مثلاً بولو۔ اس سبق میں سارے کے سارے واؤ مجہول ہیں جن پر زبر یا پیش لگانے کی ضرورت نہیں۔ اعراب والے واؤ آگے چل کر کہیں آئیں گے۔ طالب علم کو الگ الگ ہر لفظ سکھائیے اور جملے پڑھوائیے۔ جہاں کہیں طالب علم کو دشواری ہو، لفظ یا فقرہ لکھئے اور ساتھ ساتھ پڑھتے جائیے۔ اب املا لکھوائیے:

دو آم دو رانا بولو

اگلے سبق میں چھوٹی ہ کی تربیت ہے۔

صفحہ ۱۱: ہر لفظ پڑھائیے اور اشارتاً بتائیے کہ چھوٹا سا شوشہ ہ کی آواز نکالتا ہے۔ اس سبق میں صرف لفظ واہ میں مکمل ہ آتا ہے، باقی ہر جگہ اس کا اظہار شوشے سے ہوتا ہے۔ لفظ آلہ میں تو شوشہ بھی نہیں ہے۔ اس کی جانب بھی اشارہ کر دیجئے۔ ہر لفظ پڑھائیے، ذہن نشین کرائیے اور پھر پورے پورے فقرے پڑھوائیے۔ کوئی ایک سطر خوش خط لکھ کر اسے نقل کرائیے اور کوئی ایک فقرہ کتاب میں سے نقل کرائیے۔

صفحہ ۱۲: یہاں یائے معروف یعنی چھوٹی ی کی تربیت اس طرح کی گئی ہے کہ ی لفظ کے آخر میں آتی ہے اور ایک ہی آواز نکالتی ہے جس کے لئے زیر زبر پیش کی ضرورت نہیں۔ اردو کے تمام حروف کی طرح چھوٹی ی اگر الف، دال، ڈال، ذال، رے، ڑے، زے، ژے اور واؤ کے بعد آئے تو علاحدہ رہتی ہے اور جڑتی نہیں۔ باقی تمام حروف کے ساتھ یہ جڑی رہتی ہے۔ لفظ کے شروع یا درمیان میں ی یا ے کا استعمال آگے سکھایا گیا ہے۔

صفحہ ۱۳: یہ یائے مجہول یعنی بڑی ے کا سبق ہے جس میں صرف آنے، جانے، باجے گا جے کی آواز ہے اس لئے اس میں بھی اعراب کی ضرورت نہیں۔ اس سبق میں لفظ یا پہلی بار آیا ہے یعنی کوئی لفظ ے سے شروع ہوا ہے۔ پڑھائیے۔ طالب علم اب لفظ آسانی سے پڑھنے لگیں گے کیوں کہ یہاں تک وہ سارے حرف سکھا دیئے گئے ہیں جو کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔ طالب علم سے کہئے کہ وہ چوتھی اور آخری سطریں کتاب سے نقل کرے۔

اس کے بعد زبر، زیر اور پیش کی تربیت ہے جہاں طالب علم کو پہلی بار علامتیں سکھائی جائیں گی۔ تشدید، نون غنہ، جزم اور دو چشمی ھ آخر کے لئے اٹھا رکھی گئی ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ یہ تمام علامتیں بوجھ نہ بن جائیں۔

طالب علم نے اب تک یہ پندرہ حروف سیکھ لئے ہیں:

آ، ا، ب، ج، د، ر، ک، گ، ل، م، ن، و، ہ، ی اور ے۔

صفحہ ۱۴: اس صفحے پر زبر کی تربیت ہے۔ صرف تربیت کی خاطر وہاں بھی زبر لگا دیا گیا ہے جہاں نہ تو اس کی ضرورت ہے، نہ رواج ہے مثلاً رَاجا۔ البتہ جہاں جہاں واؤ اور ے سے پہلے والے حرف پر زبر لگا ہے اس کی خاص اہمیت ہے کیوں کہ کتاب میں یہ آواز پہلی بار سکھائی جا رہی ہے۔ پہلے والے تمام اسباق میں واؤ کی آواز گول، بول اور بولو کی طرح تھی، لیکن اوپر زبر لگنے سے یہ آواز کون، بَون اور اَور کی ہو گئی ہے۔ اسی طرح یے سے پہلے والے حرف پر لگنے سے اس کی آواز بھی بدل گئی۔ یہ تمام سطریں سکھائیے، ابھی املا نہ لکھوائیے۔

صفحہ ۱۵: زبر کے بعد یہاں زیر کی تربیت ہے۔ سادہ لفظوں میں یہ کچھ دشوار نہیں البتہ یے سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر لگنے سے چھوٹی ی کی آواز نکلتی ہے۔ یہاں دل چسپ مثال لفظ مِیل کی ہے۔ دو دریاؤں کا میل۔ دو مِیل کا فاصلہ۔ اور بدن کا مَیل۔ یہاں ایک دل چسپ مشغلہ یہ ہو سکتا ہے کہ بعض لفظ پہلے زبر کے ساتھ لکھ کر پڑھوائیے۔ پھر وہی لفظ زیر کے ساتھ لکھ کے پڑھوائیے، مثلاً بَل اور بِل۔ کَل اور کِل، مَل اور مِل، جَل اور جِل وغیرہ۔

صفحہ ۱۶: اس صفحے پر پیش کی تربیت ہے۔ سادہ پیش مثلاً بُن اور واؤ کے ساتھ لگنے والا پیش مثلاً بُون۔ ان تین لفظوں کا فرق سکھائیے:

بَن بِن بُن

گَل گِل گُل

اب املا لکھوائیے اور کہئے کہ طالب علم حسب ضرورت پیش بھی لگائیں:

اُن کا نام گُل ہے

صفحہ ۱۷: یہاں سے باقی حروف کی تربیت شروع ہوتی ہے۔ اس صفحے کا تعلق پے اور تے سے ہے۔ اب طالب علم کو بتاتے جایئے کہ کس حرف کا روایتی نام کیا ہے لیکن اہم بات یہ ہے کہ کون سا حرف کیا آواز دیتا ہے۔ اس صفحے پر پے اور تے کی تمام ممکنہ شکلیں درج ہیں۔

صفحہ ۱۸: اب دو حرف ٹے اور ثے سکھائے گئے ہیں اور پچھلے حروف دُہرائے گئے ہیں۔ طالب علم کو ث اور ٹ کی مکمل شکلیں دکھا کر ان حروف کا تعارف کرایئے لیکن ہجے کرانے کی ضرورت نہیں۔ ایک ایک لفظ سکھایئے۔ پھر پورے پورے جملے پڑھوایئے۔ بعض سطریں لکھ کر دکھایئے۔ لکھتے جایئے اور بولتے جایئے۔ پھر طالب علم سے کہئے کہ وہ بھی یہی کرے۔ آخر میں املا لکھوایئے:

وہ تاج کا وارث ہے

صفحہ ۱۹: یہاں چ اور ج کی تربیت ہے۔ بدقسمتی سے ج کو جیم کہتے ہیں لیکن چ کو چیم نہیں کہتے۔ زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ ایک جا کی آواز دیتا ہے اور دوسرا چا کی۔ طالب علم کو چند سطریں لکھ کر دکھایئے اور ساتھ ساتھ پڑھ کر سناتے جایئے۔ کہیں کہیں سے املا لکھوا دیا جائے تو اچھا ہے۔ ان سے کہئے کہ اس صفحے کی سرخی خوش خط لکھیں۔

صفحہ ۲۰: یہ صفحہ خ کے لئے مخصوص ہے۔ دنیا کے بعض علاقوں میں رہنے والوں کے لئے خ کی آواز نکالنا مشکل ہوتا ہے۔ ان پر جبر نہ کیجئے اور کسی قریبی آواز کو قبول کر لیجئے۔ یہی مشکل ق اور ژ میں بھی پیش آسکتی ہے۔ ذرا محنت کی جائے تو ادائیگی بہتر ہو سکتی ہے۔

صفحہ ۲۱: یہاں ڈال اور ذال کی تربیت ہے۔ ڈال خالص ہندوستانی آواز ہے اور ذال خالص عربی۔ ذال جیسی آواز کچھ دوسرے حرف بھی دیتے ہیں مثلاً ز، ض یا ظ۔ ایک ہی آواز لیکن الگ الگ معنوں کے لئے اکثر زبانوں میں یوں ہوتا ہے۔ اس سبق میں ڈال اور ذال، دونوں حروف اچھی طرح سکھا دیئے گئے ہیں۔ یہ سطر لکھوایئے اور طالب علموں سے کہئے کہ کم سے کم ایک جگہ زبر اور ایک جگہ زیر لگائیں:

ذکی نے ریڈیو کا بل دے دیا

صفحہ ۲۲: اس صفحے پر تین حرف ڑ، ز اور ژ سکھائے گئے ہیں اور پہلے سیکھے ہوئے کئی حروف دہرائے گئے ہیں۔ طالب علم کو ڑ اور ز کا فرق سکھایئے۔ ژ کا استعمال بہت کم ہوتا ہے لیکن اس کی تربیت ضروری ہے۔ کچھ سطریں لکھ کر دکھایئے اور پڑھ کر سنایئے۔ کچھ سطروں کی نقل کرایئے۔ اب پچھلے صفحوں کو دیکھ کر کہیں کہیں سے املا لکھوایئے اور یہ سلسلہ کتاب ختم ہونے تک جاری رکھئے۔

صفحہ ۲۳: اس صفحے پر حرف س اور ش سکھائے گئے ہیں۔ مشغلے کے لئے تین نقطوں والے تمام حرف تلاش کرنے کو کہئے۔ یہ دیکھئے کہ تین نقطے کن حروف کے اوپر لگتے ہیں، کن حروف کے نیچے اور کن حروف کے پیٹ میں۔

صفحہ ۲۴: ص اور ض عربی کے حروف ہیں۔ عربی میں ملتی جلتی آواز دینے والے کئی کئی حرف ہیں۔ معنی کے فرق کی خاطر ان سب کا استعمال ضروری ہے۔ جو طالب علم قران پڑھتے ہیں انہیں اس فرق سے زیادہ پریشانی نہیں ہوگی۔

صفحہ ۲۵: ط اور ظ بھی عربی حروف ہیں۔ الگ الگ لفظ سکھاتے ہوئے دونوں کا فرق ظاہر کرتے چلئے۔ طوطا اگرچہ عربی لفظ نہیں اور اردو میں تو تا بھی لکھا جاتا ہے لیکن تربیت کی خاطر یہاں طوئے سے بھی لکھا گیا ہے۔

صفحہ ۲۶: یہاں عین اور غین کی تربیت ہے۔ صرف ایک نقطہ لگ جانے سے یہاں بھی آواز بالکل بدل جاتی ہے۔ طالب علم سوال کر سکتے ہیں کہ عابد کیوں ہے، آبد کیوں نہیں؟ یہ مفہوم کے فرق کی خاطر ہے۔ آم کا مطلب کچھ اور ہے، عام کا مطلب کچھ اور۔

صفحہ ۲۷: یہاں ف اور ق سکھائے گئے ہیں اور پچھلے حرف دُہرائے گئے ہیں۔ ایک ایک لفظ کے سہارے بڑھتے جایئے اور جملے سکھاتے جایئے۔ پچھلے صفحوں کی مدد سے کہیں کہیں سے املا لکھوایئے۔

صفحہ ۲۸: اب طالب علم کو ہمزہ سکھایئے۔ یہاں طالب علم زیادہ تر لفظ آسانی سے نکالنے لگے گا اور اپنے پڑھنے سے خود لطف اٹھانے لگے گا۔

صفحہ ۲۹: دو چشمی ھ سے جو ہندی آوازیں بنتی ہیں وہ زیادہ تر یہاں جمع ہیں۔ مشغلے کی خاطر الف سے شروع کیجئے اور دیکھتے جایئے کہ دو چشمی ھ لگنے سے کس حرف کی کیسی آواز نکلتی ہے۔ یہاں مناسب ہوگا کہ طالب علم کو اردو کے تمام

حروف تہجی کی روایتی ترتیب بھی سکھادی جائے۔

صفحہ ۳۰: اس صفحے پر تشدید کی تربیت دی گئی ہے۔ طالب علموں کو حروف اور آوازوں کی تکرار سیکھنے میں لطف آئے گا۔ وہ اپنے طور پر تشدید والے کچھ لفظ سوچیں اور ساتھ ہی انہیں لکھنے کی مشق بھی کریں۔

صفحہ ۳۱: نون غنہ کی دو شکلیں ہیں۔ ایک تو مکمل نون جس کے پیٹ میں نقطہ نہیں لگایا جاتا۔ یا پھر آدھا نون جس کے اوپر نون والا نقطہ بھی لگتا ہے مگر وہ پڑھا جاتا ہے نون غنہ کی طرح۔ البتہ سہولت کے لئے اُس نقطے کے اوپر ں جیسا نشان بنادیا جاتا ہے۔ اسے چھوٹا نون غنہ سمجھ لیا جائے۔ عام تحریر میں لوگ ایسا کوئی نشان نہیں لگاتے، پڑھنے والے کا شعور اسے بتاتا ہے کہ یہ نون ہے یا نون غنہ۔

صفحہ ۳۲: یہاں تمام حروف اور کُل آوازیں اور علامتیں مکمل ہوئیں۔ جزم، جسے ساکن بھی کہا جاتا ہے، زبر، زیر اور پیش سے بھی الگ ہوتا ہے۔ اس کی کوئی حرکت نہیں ہوتی۔ مثلاً مرض میں رے پر زبر ہے، یہ ساکن نہیں ہے لیکن فرض میں رے ساکن ہے، اس پر زبر نہیں ہے۔ حرف اور برف میں رے ساکن ہے۔ فکر اور ذکر میں کاف ساکن ہے۔ ^ جیسا نشان ساکن یا جزم کی علامت ہے۔ اسے عام طور پر لکھا نہیں جاتا لیکن تلفظ کی صحت کے لئے یہ بے حد ضروری ہے۔ یہ سبق پڑھانے کے بعد کچھ اَور ایسے لفظ سوچنے کی کوشش کیجئے جن میں جزم کا استعمال ہوتا ہے۔

یہاں حروف اور علامتوں کی تعلیم مکمل ہوئی۔ تمام آوازیں سکھادی گئیں۔ زیادہ تر بنیادی لفظوں کی تربیت ہو گئی۔ اس کے بعد چھوٹی بڑی نظمیں ہیں۔ طالب علموں سے کہئے کہ خود پڑھیں اور آپ کی مدد کم سے کم مانگیں۔ شروع کی نظمیں آسان ہیں اور نسبتاً کم سن طلبا کے لئے ہیں۔ آخر کی نظمیں ذرا دشوار ہیں۔ جو انہیں آسانی سے پڑھ لے اسے اگلی کتاب کے لئے تیار سمجھئے۔

آخری بات: جو چھوٹے ہیں انہیں پڑھاتے وقت یہ نہ سمجھئے کہ ان کی عقل بھی چھوٹی ہے۔ بچے حیرت انگیز طور پر ذہین ہوتے ہیں اور ان میں سیکھنے اور سمجھنے کا شعور بڑوں سے زیادہ ہوتا ہے۔ یہ قدرت کا عطیہ ہے جو وہ بچوں کو بطور خاص عطا کرتی ہے۔ آپ کی ایک چھوٹی سے شاباشی ان کے لئے بڑے معنی رکھتی ہے۔ اس میں بخل سے کام لینے والا سب کچھ ہو سکتا ہے، اچھا استاد نہیں ہو سکتا۔

اردو ورثہ

کی کتابیں



پہلا تارا: اردو سکھانے کی پہلی کتاب۔

پہلی کرن: اردو سکھانے کی دوسری کتاب۔

میری امّی: ماں کے بارے میں بچّوں کی لکھی ہوئی کہانیاں۔

پیاری ماں: ماں کی محبت کے واقعات جو اُن کے بچّوں کو یاد رہے۔

مُن مُن: جانوروں کی کہانیاں، نوجوانوں نے لکھیں۔

چمپا: بچّوں کی لکھی ہوئی جانوروں کی کہانیاں۔

اُلٹا گھوڑا: محمد حسین آزاد کی قدیم تحریریں ازسرِ نو لکھی گئیں۔

ظالم بھیڑیا: ڈپٹی نذیر احمد کی حکایتیں ہم ایک صدی بعد دُہرا رہے ہیں۔

Urdu Heritage
33 Alverstone Avenue
London SW19 8BD
Phone: 00-44-181-9477846 **Fax**: 00-181-9473790 **E-mail**: Urdage@aol.com

SANG-E-MEEL PUBLICATIONS, 25-LOWER MALL LAHORE, PAKISTAN.

سنہرا دریا	موکوہاتوجو
ایک کان والا ہرن	موکوہاتوجو
چوہے میاں کی شادی	رقیہ جعفری
بارہ مہینے	کشور ناہید
مغرور گھوڑا	کشور ناہید
سونے کی کلہاڑی	کشور ناہید
آزادی کی خوشی	کشور ناہید
پرندوں کا بادشاہ	کشور ناہید
گھاس کی گڑیا	کشور ناہید
ہر طرف سے ہوشیار رہنا چاہئے	کشور ناہید
ٹیڑھا درخت	کشور ناہید
بچوں کی نظمیں	مرتب : افضال احمد
ایک بچہ ایک جگنو	مرتب : افضال احمد
اسلم کی بلی	مرتب : افضال احمد
عجیب چڑیا	مرتب : افضال احمد
ایک گدھا شیر بنا	مرتب : افضال احمد
فاختہ اور لومڑی	(انوار سہیلی کی کہانیاں)
کلیہ دمنہ	انتظار حسین
آنکھ مچولی	(نظمیں) کشور ناہید

Rs. 200.00

ISBN 969-35-0910-2
9 789693 509106

اردو ورثہ

کی کتابیں

پہلا تارا: اردو سکھانے کی پہلی کتاب۔

پہلی کرن: اردو سکھانے کی دوسری کتاب۔

میری امّی: ماں کے بارے میں بچّوں کی لکھی ہوئی کہانیاں۔

پیاری ماں: ماں کی محبت کے واقعات جو اُن کے بچّوں کو یاد رہے۔

مُن مُن: جانوروں کی کہانیاں، نوجوانوں نے لکھیں۔

چمپا: بچّوں کی لکھی ہوئی جانوروں کی کہانیاں۔

اُلٹا گھوڑا: محمد حسین آزاد کی قدیم تحریریں ازسرِ نو لکھی گئیں۔

ظالم بھیڑیا: ڈپٹی نذیر احمد کی حکایتیں ہم ایک صدی بعد دُہرا رہے ہیں۔

Urdu Heritage
33 Alverstone Avenue
London SW19 8BD

Phone: 00-44-181-9477846 **Fax**: 00-181-9473790 **E-mail**: Urdage@aol.com

SANG-E-MEEL PUBLICATIONS, 25-LOWER MALL LAHORE, PAKISTAN.